حسن خاتمہ کی علامات

تحریر:
الشیخ ڈاکٹر
عبداللہ بن محمد
المطلق

اس دنیا میں فائدہ دینے والے امور کیلئے عمر کا صحیح استعمال کیا تو اپنی تجارت میں کامیاب ہے اور اگر اس نے عمر کو معصیت اور برے کاموں میں استعمال کیا اور اسی برے خاتمہ پر اس نے اللہ سے ملاقات کی تو وہ خائب وخاسر ہے کتنی حسرتیں زمین کے نیچے دفن ہوگئیں عقلمند وہی شخص ہے جو اللہ کے محاسبہ کرنے سے پہلے اپنے آپ کا محاسبہ کر لے اور قبل اس کے کہ اس کے گناہ اس کی ہلاکت و بربادی کا سبب بنیں وہ اپنے گناہوں سے ڈر جائے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''مؤمن اپنے گناہوں کو ایسا سمجھتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو، اور ڈر رہا ہو کہ وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔'' [صحیح بخاری]

کتنے لوگ ایسے ہیں جو کسی صغیرہ گناہ پر مصر رہے یہاں تک کہ وہ اس سے مانوس ہوگئے اور وہ گناہ ان پر آسان ہوگیا، کبھی بھی یہ نہیں سوچا کہ جس کی نافرمانی کر رہے ہیں وہ ذات کتنی عظیم ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ یہی گناہ ان کے سوء خاتمہ کا سبب بنا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ بہت سے ایسے کام کرتے ہو، جو تمہاری نگاہ میں بال سے زیادہ ہلکے ہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم ان کو ہلاک کر دینے والے گناہ شمار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں تمام مومنوں کو حسن خاتمہ کی اہمیت کی طرف متوجہ کیا، چنانچہ فرمایا: ﴿یایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ و لا تموتن الا و انتم مسلمون﴾ [آل عمران: 102] ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔'' اور فرمایا ''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تم کو موت آجائے۔'' [الحجر: 99]

لہٰذا تقویٰ اور عبادت کا حکم موت آنے تک برقرار ہے تا کہ بندہ حسن خاتمہ کی سعادت سے بہرہ مند ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ اپنی زندگی کا ایک لمبا عرصہ فرمانبرداری کرتے اور گناہوں سے دور رہتے ہیں لیکن وفات سے کچھ پہلے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہوجاتے ہیں جو اُن کے برے خاتمے کا سبب بن جاتا ہے۔ اللہ برے انجام سے محفوظ رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بشارتوں کو واضح فرمادیا ہے جو اچھے خاتمہ پر دلالت کرتی ہیں، بندے کی وفات جب ان میں سے کسی حالت پر ہو تو وہ ایک نیک فال اور بہترین خوشخبری ہوگی۔

۱۔ مرتے وقت بندے کا کلمۂ توحید پڑھنا: مستدرک حاکم میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس کا آخری کلام (لا الہ الا اللہ) ہوتو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۔اللہ کے کلمہ کی سربلندی کیلئے شہادت کی موت: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''جولوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے، اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے، اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔[آل عمران: 171]

۳۔غزوہ کرتے ہوئے یا حج میں احرام کی حالت میں مرنا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے۔'' [صحیح مسلم] نیز رسول اللہ ﷺ نے اس محرم کے بارے میں فرمایا جسے اس کی اونٹنی نے گرا کر مار ڈالا تھا۔ ''اسے پانی اور بیر کے پتے سے غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں ہی میں کفن دو اور اس کے سر کو نہ ڈھکو، کیونکہ قیامت کے دن وہ تلبیہ پکارتا ہوا اٹھے گا۔'' [صحیح مسلم]

۴۔مرنے والے کا آخری عمل اللہ کی اطاعت ہو: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے (لا الہ الا اللہ) کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے کسی دن روزہ رکھا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے کوئی صدقہ کیا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔'' [مسند احمد]

۵۔ضروریات خمسہ کے دفاع میں مرنا: ضروریات خمسہ یعنی دین، نفس، مال، آبرو اور عقل کے دفاع میں مرنا جن کی خود شریعت اسلامیہ نے حفاظت کی ہے یہ بھی حسن خاتمہ کی ایک علامت ہے چنانچہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہوا وہ شہید ہے جو اپنے اہل کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہوا وہ

شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت میں قتل ہو اوہ شہید ہے۔ [سنن أبی داؤد]

۲۔ کسی وبائی مرض میں صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے مرنا: نبی کریم ﷺ نے بعض وبائی بیماریوں کی وضاحت فرمائی ہے جن میں چند درج ذیل ہیں:

ا۔ طاعون: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''طاعون کی بیماری میں مرنا ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔'' [صحیح بخاری]

۲۔ سل: حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا قتل ہو جانا شہادت ہے، طاعون کی بیماری میں مرنا شہادت ہے، عورت کا زچگی کی حالت میں مرجانا شہادت ہے اور سل کی بیماری میں مرنا شہادت ہے۔'' [مسند احمد]

۳۔ پیٹ کی بیماری: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔'' [صحیح مسلم]

۷۔ عورت کا بچہ کی وجہ سے نفاس کی حالت میں مرنا: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''عورت جو زچگی کی حالت میں بچہ کی وجہ سے مرجائے وہ شہید ہے، اس کا بچہ اپنے ناف کے ذریعہ اسے جنت میں لے جائے گا۔'' [مسند احمد]

۸۔ ڈوب کر، جل کر اور دب کر مرنا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شہداء پانچ ہیں طاعون کی بیماری سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا اور اللہ کے راستہ میں شہادت پانے والا۔'' [صحیح مسلم] اور جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے راستے میں شہید ہونے والے کے علاوہ شہید کی سات قسمیں ہیں: طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، دب کر مرنے والا شہید ہے اور حالت زچگی میں مرنے والی عورت شہید ہے۔'' اسے امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد بتایا ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

۹۔ جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرنا: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس مسلمان کی موت جمعہ کی رات میں ہو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے بچالے گا۔'' [مسند احمد]

۱۰۔موت کے وقت پیشانی کا عرق ریز ہونا: حضرت بریدہ، حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''موت کے وقت مومن کی پیشانی عرق ریز ہوتی ہے۔'' [سنن ترمذی]

حسن خاتمہ کے اسباب ووسائل

آخر میں ہم ان وسائل کا مختصراً ذکر کرتے ہیں جن کو اللہ نے حسن خاتمہ کا سبب قرار دیا ہے۔

الف۔ ظاہر و پوشیدہ ہر حال میں اللہ سے ڈرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو مضبوطی سے پکڑنا، کہ یہی نجات و کامیابی کی راہ ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔'' [آل عمران:102]

اور یہ کہ بندہ گناہوں سے انتہائی دور ہے کیونکہ کبیرہ گناہ ہلاک کردینے والے ہیں اور صغیرہ گناہ پر اصرار و مداومت انہیں کبیرہ بنا دیتی ہے اور چھوٹے چھوٹے صغیرہ گناہ زیادہ ہو جائیں اور ان سے توبہ و استغفار نہ کیا جائے تو ان سے دل زنگ آلود ہو جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچتے رہو، ان کی مثال اس قوم کی ہے جنہوں نے کسی وادی میں پڑاؤ ڈالا تو ایک شخص ایک تنکا لایا اور دوسرا شخص دوسرا تنکا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی روٹی پکالی اور چھوٹے چھوٹے گناہوں پر اگر بندے کا مواخذہ ہو جائے تو یہ اسے ہلاک کر دیں گے۔'' [مسند احمد]

ب۔ اللہ کے ذکر پر مداومت: جو شخص اللہ کے ذکر پر مداومت کرے اور اپنے سارے اعمال اللہ کے ذکر پر ختم کرے اور دنیا میں اس کا آخری کلام (لا الہ الا اللہ) ہو تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت حاصل ہو جائے گی ''جس کا آخری کلام (لا الہ الا اللہ) ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اس حدیث کو ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے حاکم کی تصحیح کی تائید کی ہے۔ اور سعید بن منصور سے روایت ہے وہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تمہاری موت آئے تو تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔''

اے اللہ! ہمارا بہترین عمل آخری عمل بنا، اور بہترین دن تیری ملاقات کا دن ہو، اور ہمیں اپنے انعام یافتہ بندوں کے ساتھ اپنی جنت اور جوار رحمت میں جگہ دے، آمین۔

(و صلی اللہ و سلم علی نبینا محمد و علیٰ آلہ و صحبہ أجمعین).